صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 27 جنوری 2017 بمطابق 28 ربیع الثانی 1438 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

أَفَحَسِبۡتُمۡ أَنَّمَا خَلَقۡنَـٰكُمۡ عَبَثًا وَأَنَّكُمۡ إِلَيۡنَا لَا تُرۡجَعُونَO فَتَعَـٰلَى ٱللَّهُ ٱلۡمَلِكُ ٱلۡحَقُّ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡكَرِيمِO وَمَن يَدۡعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَـٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرۡهَـٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓ إِنَّهُۥ لَا يُفۡلِحُ ٱلۡكَـٰفِرُونَO وَقُل رَّبِّ ٱغۡفِرۡ وَٱرۡحَمۡ وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلرَّٰحِمِينَ۔

(ترجمہ): کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔ تو خدا جو سچا بادشاہ ہے (اس کی شان) اس سے اونچی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عرش بزرگ کا مالک ہے۔ اور جو شخص خدا کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے۔ اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِيم۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ یہ سوال نمبر 3826، مولانا مفتی فضل غفور۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میں اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں میڈم!

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' ، 3826۔

جناب سپیکر: نہیں ہے تو Lapse ہو گیا۔ 4301، مفتی سید جانان۔

* 4301 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر برائے آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بجلی کے مسائل کی وجہ سے صوبے کے مختلف اضلاع میں شمسی توانائی سولر سسٹم چلانے کا منصوبہ بنایا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے سولر سسٹم کی تنصیب کیلئے کونسا فارمولا بنایا ہے، محکمہ نے کہاں کہاں کن کن اضلاع میں پرانے ٹیوب ویلوں پر سولر سسٹم لگایا ہے، آیا تمام علاقوں میں یکساں سولر سسٹم لگایا گیا ہے، حلقہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) موجودہ حکومت نے بجلی کی کمی اور عوام کی تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے سال (15-2014) میں تجرباتی بنیادوں پر موجودہ 130 آبنوشی سکیموں کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کا منصوبہ بنایا جس کے تحت 130 سکیموں کو کامیابی کے ساتھ شمسی توانائی پر منتقل کیا گیا۔

سکیموں کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کیلئے جو معیار وضع کیا گیا وہ درج ذیل ہے:

1۔ جہاں سورج کی شعاعیں/روشنی پورا دن پڑتی ہو اور شمسی پینل پر کسی بھی چیز کا سایہ نہ پڑتا ہو۔

2۔ جہاں پر شمسی پینل کی تنصیب کیلئے 10 سے 12 مرلے تک زمین ٹیوب ویل کے احاطے میں یا متصل موجود ہو۔

3۔ جس آبنوشی سکیم میں پانی ذخیرہ کرنے کیلئے ٹینکی موجود ہو، اس کو ترجیح دی جائے گی۔

یہ منصوبہ چونکہ تجرباتی بنیادوں پر ڈیزائن کیا گیا تھا اسلئے ابتدائی طور پر ان سکیموں کو ترجیح دی گئی جس پر 20 ہارس پاور یا اس سے کم پمپس لگے ہوئے تھے اور یا جو سکیم 10 سال یا اس سے زیادہ پرانی ہو۔

جو سکیمیں مذکورہ بالا معیار پر پوری اتریں، ان کو منصوبے میں شامل کیا گیا۔ اس منصوبے کو کامیابی سے مکمل کیا گیا اور اس کے ثمرات سے عام لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ یہاں پر یہ بات بتانا ضروری ہے کہ ہر سال مزید نئی شمسی سکیموں کے علاوہ موجودہ سکیموں کو شمسی توانائی پر منتقل کیا جا رہا ہے، اس سلسلے میں مزید 200 سکیموں کی منظوری دی جا چکی ہے اور رواں سال میں مزید 200 سکیمز منظوری کے مرحلے میں ہیں۔

Detail of 130 Schemes Solarized 131/40649 (2014-15)			
S.NO.	NAME OF SCHEME	S.NO.	NAME SCHEME
Peshawar		**Hangu**	
1	WSS Telaband I	1	WSS Karbogha I
2	WSS Nak Band	2	WSS Saragandi
3	WSS Surizai Payan (Mama Khel)	3	WSS Kahi No.3
4	WSS Nahaqai PK 9	4	WSS Bakhto
5	WSS Miskeen Abad	5	WSS Kotki
6	WSS Nasar Pur	5	Total
7	WSS Hindko Daman	**Karak**	
8	WSS Yousaf Khel	1	WSS Shabir Abad (Mateen Aya Khel)
9	WSS Badaber Toti Khel	2	WSS Sabir Abad C. Well
10	WSS Aza Khel	3	WSSTarkha Koi
11	WSS Adizai Dherai	4	WSS Rehmat Abad
11	Total	5	WSS Karak Town
Nowshera		5	Total
1	WSS Darwazgai	**Bannu**	
2	WSS Kandar	1	WSS Tor Kaki Molvi Hanifullah
3	WSS Shagai	2	WSS Mewa Khel
4	WSS Mughalkai	3	WSS Azam Qilla
5	WSS Kheshgi Bala	4	WSS Rehmat Abad
6	WSS Pir Sadiq	5	WSS Sardi Khel Madrassa

7	WSS Aman Koht	6	WSS Kotka Sher Ahmad Khan
8	WSS Manki Sharif	6	Total
9	WSS Ziarat Kaka Seb Baba Khel	**Lakki**	
10	WSS Badarshi Eidga	1	WSS Mandra Khel
11	WSS Pir Kati Khel	2	WSS Kaka Khel
12	WSS Pirpai T/W I	3	WSS Zangi Khel
13	WSS Aza Khel Payan	4	WSS Pahar Khel
13	Total	5	WSS Tap Takhti Khel
Charsadda		6	WSS Khan Khel Mandozai
1	WSS Akra	7	WSS Wali Sagai
2	WSS Matta Maghul Khel	8	WSS Ahmad Khel
3	WSS Umarzai	9	WSS Land Ahmad Khel
4	WSS Sherpao (Graveyard)	10	Masha Mansoor
5	WSS Tarnab I	10	Total
5	Total		
Kohat		**Swabi**	
1	WSS Cot	1	WSS Jehangira No. 3
2	WSS Shadi Khel	2	WSS Lahor East No. 1
3	WSS Spinkai Ghar killa	3	WSS Dobian No. 2
4	WSS Ambar Banda	4	WSS Nabi
5	WSS Chakarkot	5	WSS Marghoz
6	WSS Samri Payan	6	WSS Kalabat
6	Total	6	Total
D.I.Khan		**Abbottabad**	
1	WSS Ganjo	1	WSS Chenanka T/W No. 1
2	WSS Yark 1	2	WSS Chenanka T/W No. 2
3	WSS Yark II	3	WSS Moreklal

4	WSS Parea	4	WSS Sultan Pur
5	WSS Hathbela	5	WSS Richben
6	WSS Takwara	5	Total
7	WSS Chari Polad	**Mansehra**	
8	WSS Chiken No. 1	1	WSS Pakwal
9	WSS Chiken No. 2	2	WSS Jaba Malak Pur
10	WSS Jhoke Mohleana	3	WSS Dhunhilal No.1
11	WSS Kori Hot Jamal	4	WSS Malak Pur
12	WSS Rehmani Khel	5	WSS Ichrian
13	WSS Bukhi	6	WSS Chitta Batta
14	WSS Wanda Meherdil	6	Total
14	Total	**Swabi**	
Tank		1	WSS Kota PK 82
1	WSS Gara Balooch No.2	2	WSS Kabal Sate
2	WSS Bara Khel	3	WSS Khwaza Khel
3	WSS Pai	4	WSS Parray
4	WSS Darkai	5	WSS Afsar Abad (PHE Coloney Saidu Sharif)
5	WSS Pir Wana Gola	6	WSS Derai
6	WSS Gul Imam Souree at Kotkat	6	Total
7	WSS Gomal Plan (Mazain)	**Buner**	
8	WSS Dabra	1	WSS Ashozo Mera
9	WSS Ranwal Zawar Khan	2	WSS Totalai Sombal
9	Total	3	WSS Bam Pokha
Mardan		4	WSS Amanwar
1	WSS Kohi Barmool	5	WSS Shal Bandi
2	WSS Dhando No.1	5	Total
3	WSS Taker	**Malakand**	
4	WSS Sangu	1	WSS Khair
5	WSS Tashkan Rustam	2	WSS Zarormandi
6	WSS Lund Khwar	3	WSS Koper
7	WSS Seri Behlol No. 2	4	WSS Zarormandi

			Hero Shah
8	WSS Gujar Gari (Chander Pal)	5	WSS Haryan Kot
8	Total	5	Total
Dir Lower			
1	WSS Rabat 2		
2	WSS Seri Payan		
3	WSS Oach PH I		
4	WSS Chakdar Mandi		
5	WSS Joni Killay		
6	WSS Hakeem Abad		
6	Total		
130	G. Total		

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! دا ما د اوبه څښنکلو، د بجلئ په بنیاد باندې چې بجلئ نه وی د هغې متعلق ما سوال کړے دے۔ دا سوال جناب سپیکر صاحب! ما کوم څیزونه غوښتی دی، هغه مې دا غوښتی دی چې دغه موجوده حکومت کومو کومو ضلعو کښې زاړه ټیوب ویلو باندې سولر لګولی دی، آیا دا سولر په ټولو حلقو باندې یو یو شانتې خلقو ته ورکړې شوی دی که دیکښې فرق دے؟ جناب سپیکر صاحب! بیا ما ته چې کوم جواب راکړے شوے دے، دغه جواب کښې به غالباً غالباً لکه دوه ځایونه داسې دی، لکی مروت، په دیکښې لس کوهیان شوی دی، هم داسې نوشهره ده، دیکښې 13 شوی دی او بل جناب سپیکر صاحب! زما ضمنی سوال دا دے چې کوم تفصیل غوښتے دے، هغه تفصیل ما ته نه دے ملاؤ، ما حلقه وائز تفصیل غوښتے دے او حلقه وائز تفصیل ما ته نه دې ملاؤ شوے نو زما به دا درخواست وی درته چې دا کمیټئ ته لاړ شی او تاسو ناراضه کیږئ به نه او منسټر صاحب هم شته دے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ده۔ مشتاق صاحب! اچھا یہ کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب محمد شیراز: میں بھی اسی حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر صاحب! ہمارے سوالوں کے جوابات بھی نہیں آتے۔

جناب سپیکر: جی جی ایک منٹ، اس کو کمیٹی میں بھیج دیں؟ اوکے جی، یہ مجھے دے دیں۔

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم، اطلاعات وتعلقات عامہ): بھیج دیں کمیٹی میں۔

جناب سپیکر: اچھا ایک منٹ، کمیٹی میں یہ بھیجتے ہیں، یہ کمیٹی میں، منظور ہے، بھیج دیں کمیٹی میں؟

Members: Yes.

Mr. Speaker: Yes, referred to the concerned Committee. Next, Question-----

(Interruption)

جناب سپیکر: ایک منٹ، کوئسچنز آور ہے، کوئسچنز آور کو، وہ کمیٹی میں چلا گیا۔ جی نیکسٹ 4225، مفتی سید جانان۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: یہ ایک تو مہربانی کریں، آپ رولز کے مطابق چلیں، آپ مہربانی کریں۔ آپ کو میں نے کہا ہے یہ سوال کمیٹی میں چلا گیا ہے، پھر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں جی؟ کمیٹی میں چلا گیا ہے نا جی۔ مفتی سید جانان صاحب! پلیز جی۔

* 4225 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مختلف شہروں میں ٹرانسپورٹ کے رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ اڈے موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹرانسپورٹ اڈوں کی باقاعدہ دوسال بعد نیلامی ہوتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبے کے تمام ٹرانسپورٹ اڈوں کی تفصیل بتائی جائے، نیز گزشتہ تین سالوں کے دوران ان اڈوں کی نیلامی کے کاغذات، اخباری اشتہارات بمعہ تفصیل ضلع وائز فراہم کئے جائیں؟

(جواب ندارد)

مفتی سید جانان: دا خو جی زه به هم هغه زړه خبره بیا اوکړم چې د دې جواب نه دے راغلے او دا سوال ډیر وخت نه پروت وو او دا کوم بار بار راځي نو که

محکمې، تاسو ته به مې دا درخواست وی چې دا په طور د تنبیه باندې کمیټۍ ته واستوئ چې هغه خلق چې د دغې اسمبلۍ قدر نه کوی، دوئ ستاسو د دغې کرسئ خیال نه ساتی، تنبیهً دا کمیټۍ ته واستوئ۔

جناب سپیکر: اوکے جی جی، مشتاق صاحب۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم، اطلاعات وتعلقات عامہ: شاہ محمد صاحب بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: ہاں جی، شاہ محمد صاحب!

مفتی سید جانان: شاہ محمد صاحب شته دے۔

جناب شاہ محمد خان (معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ زمونږ مشر مولانا صاحب یو سوال کړے دے د دې اړه متعلق، چونکه زمونږ اډې جناب سپیکر صاحب! دوه قسمه دی، زمونږ یو هغه اډې دی چې کوم د لوکل گورنمنټ سره دی چې هغه ټائم په ټائم باندې نیلام شی۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ کہتے ہیں کہ ہمیں جواب نہیں آیا ہے۔

معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ: اچھا، واٹر سپلائی کا تو ہمارے ساتھ تعلق نہیں ہے، ہمارا۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے، میں اس کو مشتاق صاحب! اس کو کمیٹی بھیجنا چاہیئے۔

معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ: واٹر سپلائی کا تو چلا گیا، میں ٹرانسپورٹ کا۔

جناب سپیکر: Agreed مشتاق صاحب؟

معاون خصوصی برائے ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ: مفتی صاحب! آپ ٹرانسپورٹ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں یا آبنوشی کے بارے میں؟

جناب سپیکر: نہیں، کوسچن نمبر مجھے بتائیں، 4289، مشتاق صاحب! ریفر۔۔۔۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم، اطلاعات وتعلقات عامہ: اس کا تو جواب ہی نہیں آیا ہے۔

جناب سپیکر: تو، اس میں یہ ہے کہ اس میں جواب ہی نہیں آیا ہے، ڈیپارٹمنٹ نے جواب جمع نہیں کیا ہے۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم، اطلاعات و تعلقات عامہ: یہ کل بھی جواب نہیں آئے تھے، جی، کل بھی یہ بات ہوئی تھی اور پھر یہاں پر زیادہ Resentment show ہوئی ہے، دو ڈیپارٹمنٹس کے خلاف کہ انکے جوابات سیکرٹریز نے نہیں بھیجے تھے سیکرٹریٹ کو اور اسکا جواب بھی میرے خیال میں سیکرٹریٹ کو موصول نہیں ہوا تو میں یہ گزارش کروں گا جناب! کہ جن لوگوں کے جوابات نہیں آتے، جو بھی سیکرٹریز ہیں جو اس میں کوتاہی کرتے ہیں، ان کے کیسز پریویلج کمیٹی میں بھیجے جائیں، یہ پورے ایوان کا استحقاق ہے اور ان کے خلاف ایکشن لینا چاہیئے۔

جناب سپیکر: میں نے اس کے حوالے سے کل چیف سیکرٹری کو لیٹر بھیجا ہے اور Disciplinary action اور اسکے دس دن کے اندر اندر چیف سیکرٹری سے اس کا جواب مانگا ہے اور اسکے وہ رزلٹ لیکر آئیں، ٹھیک ہے جی؟

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! زما دا سوال دے چې د اسمبلئ دې کوئسچنز ته دا افسران ولې توجو نه ورکوی؟ دا جی یو ځلې په 26/12/2016 باندې لاړ دے، محکمې جواب نه دے ورکړے، بیا په 2/10 باندې، ایک باندې بیا راغلے دے، دا دریم ځل دے، میری گزارش ہے، مشتاق صاحب!

جناب سپیکر: مفتی صاحب! آپ ایک کام کریں، اس کے خلاف پریویلج نوٹس موو کر لیں جی، ٹھیک ہے جی؟

مفتی سید جانان: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: اس کے خلاف پریویلج نوٹس موو کریں۔

مفتی سید جانان: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Privilege, Privilege Committee-----

مفتی سید جانان: کمیٹی میں-----

جناب سپیکر: جی جی، کمیٹی میں بھی حوالہ کر دیں گے اور پریویلج نوٹس کے حوالے سے ایشو کر دینگے۔ اچھا جی، یہ کونسا کوسچن نمبر ہے جی؟ اچھا ابھی 4289، سردار اورنگزیب نلوٹھا، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

* 4289 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) PK-47 میں گاؤں چنکوٹ کنگر، ہوتر، میرا بال تھیسی، کیالہ، نلوٹھ واٹر سپلائی سکیم، گھوڑا باز گراں میں پانی کی شدید قلت ہے؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت Need Basis پر ان موضع جات/گاؤں میں پانی کی قلت دور کرنے کیلئے سکیمیں منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب شاہ فرمان(وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، پانی کی قلت کو مد نظر رکھتے ہوئے حلقہ PK-47 کیلئے ADP نمبر 202/140461 برائے مالی سال 2015-16 میں واٹر سپلائی سکیم کیالہ کیلئے 10.00 ملین روپے کی منظوری ہو چکی ہے جس پر کام جاری ہے۔اسی طرح 2015-16 میں ADP نمبر 194/150999 کے تحت واٹر سپلائی سکیم نلوٹھ کیلئے مبلغ 27.152 ملین اور واٹر سپلائی سکیم کیالہ فیز-II کیلئے مبلغ 15.487 ملین کی رقم منظور ہو چکی ہے۔ان دونوں سکیموں کے ٹینڈرز موصول ہو چکے ہیں جو کہ منظوری کے مراحل میں ہیں اور منظوری کے بعد دونوں سکیموں پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

واٹر سپلائی سکیم گھوڑا بازار گراں مالی سال 2011-12 کے ADP نمبر 227/100100 کے تحت منظور ہوئی تھی جس کے تحت 2 عدد آزمائشی بور کئے گئے جو کہ ناکام ہوئے اور یوں مذکورہ سکیم ADP سے خارج کر دی گئی جبکہ گاؤں کنگر کیلئے واٹر سپلائی سکیم بحکم چیف منسٹر مبلغ 7.00 ملین کی رقم کی منظوری ہو چکی ہے جس کا PC-1 تیاری کے مراحل میں ہے۔جہاں تک گاؤں چنکوٹ اور میرہ بال تھیسی کا تعلق ہے، یہاں پر محکمہ کی کوئی سکیم فی الحال نہیں ہے۔مزید برآں پورے صوبے میں پینے کے پانی کی 100% فراہمی کیلئے ماسٹر پلاننگ پر کام جاری ہے تا کہ پانی سے محروم تمام علاقوں کیلئے ترجیحی بنیادوں پر سکیموں کی منظوری دی جاسکے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! میرا کوئسچن جو ہے وہ پبلک ہیلتھ کے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور میں نے یہ جو سوال پوچھا ہے، اس میں کچھ جواب تو انہوں نے دیا ہے لیکن ایک سکیم جو واٹر سپلائی سکیم گھوڑا باز گراں ہے، اس کی منظوری ہوئی تھی اور بعد میں اس کا پیسہ Lapse ہو گیا تھا،

پچھلے سے تقریباً پانچ چھ مہینے ہوئے ہیں، میں نے یہ کوسچن کیا تھا اور فلور پر منسٹر صاحب نے مجھے یقین دہانی کرائی تھی کہ اس کے پیسے دوبارہ واپس کرینگے۔ چونکہ ٹیوب ویل کا بور فیل ہو گیا تھا اور واٹر سپلائی Source ہمارے پاس موجود تھا اور میں نے ان سے کہا ہے کہ اب Source ہمارے پاس موجود ہے اس کو آپ Convert کریں واٹر سپلائی سکیم میں، تو انہوں نے محکمے کو ہدایت کی تھی اور میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میں دوبارہ اس کیلئے آپ کو پیسے دوں گا لیکن اس کے بعد بھی چھ مہینے گزر گئے تو اسکے اوپر کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ یہ اس علاقے کے لوگوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ وہاں پہ پینے کے پانی کیلئے کوئی بندوبست نہیں ہے۔ دو کروڑ دس لاکھ روپیہ Lapse ہوا تھے اور انہوں نے مجھے کہا تھا یہ پیسے دوبارہ میں واپس کرونگا۔ لیکن ابھی تک اسکے اوپر عمل درآمد نہیں ہوا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آج پبلک ہیلتھ کے منسٹر صاحب موجود ہیں تو مجھے اسکا جواب چاہیئے کہ وہ جو وعدہ انہوں نے فلور پر کیا تھا، وہ کیوں نہیں پورا کیا؟

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم، اطلاعات و تعلقات عامہ): ان کے پارلیمانی سیکرٹری کون ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری پبلک ہیلتھ۔

جناب سپیکر: جی جی، میڈم عائشہ، عائشہ۔

محترمہ عائشہ نعیم (پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): تھینک یو، سپیکر صاحب! اگر نلوٹھا صاحب سوال کو پینڈنگ کریں اور کل منسٹر صاحب آجائیں اور منسٹر صاحب خود جواب دیں کیونکہ ڈیپارٹمنٹ نے مجھ سے ڈسکس نہیں کیا تھا ایجنڈا، میں نلوٹھا صاحب سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس سوال کو پینڈنگ کریں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو پینڈنگ کرتے ہیں، جب منسٹر صاحب آئیں گے تو اس کو نیکسٹ میں ڈالیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: منسٹر صاحب آجائیں تو اس کا تفصیلی جواب دینگے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر آپ، سپیکر صاحب! آپ کل بھی نہیں تھے، کل بھی جو میرے کوسچنز تھے ان کے جواب ہی نہیں دیئے گئے تھے اور منسٹر صاحب موجود نہیں تھے تو اس پر کل بھی ہم نے احتجاجاً واک آؤٹ بھی کیا تھا، ڈپٹی سپیکر صاحبہ نے یقین دلایا تھا کہ آئندہ جو بھی کوسچن آئے گا، اس کا کنسرنڈ منسٹر موجود ہوگا جواب دینے کیلئے لیکن آج سپیکر صاحب! پھر بہت افسوس ہے کہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔

سوال میں نے آج نہیں بھیجا ہے سپیکر صاحب! اس میں تقریباً چھ مہینے، چھ مہینے سے زیادہ ٹائم گزر گیا ہے لیکن منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں تو یہ پھر وہی بات ہے، ایک گپ شپ ہے، ممبران کے ساتھ مذاق ہے۔ ہم سوال بھیجتے ہیں اور آگے کوئی جواب اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو پتہ ہی نہیں ہے کہ میں نے کیا جواب دینا ہے؟ میں نے کیا سوال کیا ہے، وہ کیا بتا رہی ہیں؟ تو اس طرح سپیکر صاحب! سارے ممبران کے ساتھ ایک مذاق ہو رہا ہے، تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یعنی اسکے حوالے سے کہ آج میں نے لیٹر سائن کیا ہے چیف سیکرٹری کو ہم نے اپنا کنسرن شو کیا ہے اور ہم نے کہا ہے اور ہم نے شو کیا اور ہم نے کہا کہ جو بھی کوئسچن نہیں آ رہا ہے اسکے خلاف کارروائی کی جائے اور میں خود اس کو مانیٹر کرونگا تو یہ جو آپ کا کنسرن ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! آپ نے، سپیکر صاحب! آپ نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جواب آچکا ہے اس کا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: منسٹر تو نہیں ہے نا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نہیں نہیں، جناب سپیکر! مجھے بولنے دیں پلیز، ڈیپارٹمنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ڈیپارٹمنٹ نے مجھ سے یہ ڈسکس نہیں کیا ہے یہ ایجنڈا جو آج کا ہے، اگر نلوٹھا نہیں ہیں مطمئن، تو منسٹر کو آنے دیں اور منسٹر پھر اس کا خود جواب دے دینگے۔ اگر جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی مشتاق صاحب۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم اطلاعات و تعلقات عامہ: سر! طریقہ یہ ہوتا ہے کہ کسی بھی سوال کا جواب منسٹر کنسرنڈ نے دینا ہوتا ہے اور اگر منسٹر کنسرنڈ نہ ہو تو پارلیمانی سیکرٹری نے دینا ہوتا ہے، اب یہ فرما رہی ہیں کہ

میرے ڈیپارٹمنٹ نے میرے ساتھ کنسلٹ ہی نہیں کیا کہ آج منسٹر کسی وجہ سے نہیں ہے، تو ان کو بریفنگ دینی چاہیئے تھی اس کی، یہ بھی پریولج کمیٹی میں بھیجا جائے۔

جناب سپیکر: بالکل آپ پریولج موشن کا نوٹس جمع کریں۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم اطلاعات و تعلقات عامہ: دیکھیں ایسے ایسے سر! یہ لوگ ٹھیک نہیں ہوں گے، یہاں پہ ہمیں Embarrassing situation face کرنا پڑتی ہے۔ آنریبل ممبر بالکل صحیح کہہ رہے ہیں، سوالوں کے جوابات آنے چاہئیں جو ایڈمنسٹریٹیو سیکرٹریز ہیں، ان کا کام ہے کہ اپنے منسٹرز یا اپنے جو یہ پارلیمانی سیکرٹریز ہیں ان کو بریفنگ دیں۔ کل بھی ایسا ہی ہوا، سیکرٹریز نہیں آئے، پارلیمانی لوگوں کو بریفنگ دی گئی، آج بھی انہوں نے ویسے ہی کیا تو، So یہ پریولج کا کیس کریں تب یہ لوگ ٹھیک ہوں گے ورنہ یہ ایسے ہی چلے گا۔

جناب سپیکر: جی ایک منٹ، یا یہ بات کریں گے یا آپ بات کرینگے، آپ مہربانی کریں جو بات کر رہا ہے اس کو بات کرنے دیں پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر آپ نے ایک رولنگ دی تھی، سپیکر صاحب! آپ کو یاد ہوگا آپ نے رولنگ دی تھی کہ آئندہ کسی بھی ممبر کے سوال کے جواب کیلئے منسٹر کو لازمی ہاؤس میں موجود ہونا چاہیئے ہوگا اور ممبر کے سوال پہ جواب دے کر مطمئن کرے گا، یہ اس کا پابند ہوگا، تو میں حیران ہوں کہ اس کے باوجود منسٹر صاحبان آپ کی رولنگ کے اوپر بھی عمل درآمد نہیں کر رہے ہیں، میں نے یہ نہیں کہا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ تو تھوڑا اس پر جائیں کہ آپ کو ہاؤس کی بات تو سمجھ آجائے یا آپ کو سنیں یا سردار صاحب کو سنیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں نے، سر! آپ بات مکمل ہونے دیں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں نے سر! یہ نہیں کہا ہے کہ مجھے جواب نہیں دیا گیا ہے اس سوال کا، اس سوال کا مجھے تفصیل سے جواب دیا گیا ہے، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ مجھے جواب نہیں دیا گیا ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ جو پچھلی دفعہ میں نے کوئسچن لایا تھا اسی کے متعلق چھ مہینے پہلے۔ تو منسٹر صاحب نے فلور کے اوپر

میرے ساتھ وعدہ کیا تھا، کمٹمنٹ کی تھی کہ جو پیسے Lapse ہوئے ہیں گھوڑا باز گراں واٹر سپلائی سکیم کے، یہ میں محکمے کو ابھی ہدایت کرتا ہوں اور فوری طور پہ اسی کے پی سی ون بھیجے جائیں اور اسکے اوپر ہم آپ کو اتنے پیسے جو Lapse ہوئے ہیں، یہ واپس ہو جائیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! ایک طریقہ یہ ہے ایک منٹ، ہاں جی مشتاق صاحب۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم اطلاعات و تعلقات عامہ: جناب سپیکر! میں نلوٹھا صاحب کو یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ منسٹر نے جو فلور آف دی ہاؤس انکے ساتھ یہ کمٹمنٹ کی تھی، ہم ان کو Assure کرینگے کہ وہ اپنی اس بات کو پورا کریں اور جو ان کا ایشو ہے، اس کو ترجیحی بنیادوں پر حل کریں کیونکہ یہ ان کا Genuine issue ہے اس لحاظ سے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں بالکل، ایوان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا، نہ ہی میں کوئی ایسی بات کروں گا کہ جس سے، مطلب میں ایسی کوئی اختلافی بات نہیں کرنا چاہتا، جو کنسرنڈ منسٹر ہے سر! اس نے مجھے یقین دہانی کرائی ہے، فلور پر میرے ساتھ وعدہ کیا ہے، وہ پورا نہیں ہوا ہے تو میں جناب مشتاق غنی صاحب جو ہائر ایجوکیشن کے منسٹر ہیں، ان کے وعدے کے اوپر کس طرح سپیکر صاحب یقین کروں، کنسرنڈ منسٹر نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا ہے تو مشتاق غنی صاحب میرے ساتھ کس طرح وعدہ کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: پھر اس طرح کرتے ہیں اس کو کوسچن کو میں پینڈنگ، (قطع کلامی) ایک منٹ، میں اسکو، بس ختم، اس کو ہم پینڈنگ رکھتے ہیں، جب منسٹر آجائے گا تو آپ کا کوسچن میں اس کے مطابق لے لوں گا۔ نیکسٹ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر یہ پہلے چھ مہینے-----

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 4284، مفتی فضل غفور صاحب۔

Mr. Speaker: 4331, lapsed,4331.Ji.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب ہم سے اور اس ایوان سے مذاق ہو رہا ہے، ہم کوسچنز بھیجتے ہیں اور کئی کئی مہینے تک جواب نہیں آتا، آپ نے پہلے بھی یقین دہانی کرائی تھی لیکن معاملہ ویسے کا ویسے ہی ہے اور میں اس پر ایک پریویلج موشن لانا چاہتا ہوں، تاکہ یہ معاملہ حل ہو سکے۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم اطلاعات و تعلقات عامہ: اور وہ ہم کریں گے، اس کے مطابق آپ لائیں، ہم اس کو سپورٹ کریں گے، We will support it.

جناب سپیکر: اوکے اوکے، ٹھیک ہے، لائیں آپ جو ہے ناں، تو پریویلج موشن لے کر آئیں مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! زه خو به دا سوال دغه کوم خو دا پریویلج زه دلته کښېنږم موؤ کړم۔

جناب سپیکر: دا مونږ ته اوس را کړه، دا مونږ ته را کړه۔

مفتی سید جانان: دا به تاسو کړئ۔ نه جی چې دلته ئے اووایم۔

جناب سپیکر: نه ما ته یو کاپی خو را کړه د دې دغه، د دې یو فوټو کاپی خو را کړه۔

مفتی سید جانان: صحیح ده جی، صحیح ده۔

* 4331 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف مقامات پر واٹر سپلائی سکیمز ناکارہ ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں تمام ناکارہ سکیموں کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے کہ مذکورہ سکیمیں کیوں خراب ہیں اور کب تک مکمل کی جائیں گی؟

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبے میں تمام ناکارہ سکیموں کی تفصیل ضلع وائز درج ذیل ہے۔

1) زائد المیعاد اور ناکارہ ٹیوب ویل: وقت کے ساتھ ساتھ مسلسل استعمال سے ٹیوب کی کارکردگی اور پانی کے ڈسچارج میں فرق آجاتا ہے۔

2) سیلاب اور دیگر قدرتی آفات سے متاثرہ انفراسٹرکچر جس میں ٹیوب ویل، سمپ ویل، انفلٹریشن گیلری، کلیکشن چیمبر، وغیرہ شامل ہیں۔

3) زائد المیعاد اور ناکارہ پمپنگ مشنیری: ٹیوب ویل مشینری کی اندازۃً عمر 10-15 سال ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ گھس پھس جاتے ہیں جن کی یا تو مرمت کی جاتی ہے یا پھر تبدیل کر دیئے جاتے ہیں۔

4) ناقابل مرمت برقی آلات جسمیں ٹرنسفارمر، وولٹیج اور MCU وغیرہ شامل ہیں۔

5) زنگ آلودہ پائپس وغیرہ۔

چونکہ PHE Sector ضلعوں کو Devolved ہو چکا ہے۔ لہذا واٹر سپلائی سکیم کی مرمت کیلئے فنڈز ضلعوں کو Release کئے جاتے ہیں اور یہ اب ضلعی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ تاہم اس مسئلے کی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے غیر فعال اور متاثرہ سکیموں کو فعال بنانے کیلئے حکومت خیبر پختونخوانے درج ذیل منصوبے منظور کئے ہیں۔

Provision of funds for M&R of WSS in KP ADP No. 214/160560 (2016-17) Estimated Cost 500 (m)

Restoration of Non functional/damaged WSS in KP ADP No. 213/160559 (2016-17) Estimated Cost 600 (m)

Provision of funds for Rehabilitation of Disaster Affected WSS ADP 210/160494 (2016-17) Estimated Cost 100 (m)

GENERAL ABSTRACT OF COST
Restoration of Non Functional Damaged
Water Supply Schemes in Khyber Pakhtunkhwa
ADP No. 213/160559 (2016-17)

S.NO.	DIVISION	TENTATIVE COST FOR RESTORATION IN MILLION	NO. OF NON-FUNCTIONAL DAMAGED WSS
1.	Peshawar	30.020	13
2.	Nowshera	22.400	13
3.	Charsadda	29.930	22
4.	Mardan	30.000	15
5.	Swabi	6.250	4
6.	Kohat	33.670	6
7.	Karak	34.820	43
8.	Hangu	24.200	6
9.	Abbottabad	15.310	2
10.	Haripur	17.100	4
11.	Mansehra	40.702	20
12.	Torghar	5.500	6
13.	Battagram	9.400	6
14.	Kohistan	18.200	9
15.	D.I.Khan	33.051	10
16.	Tank	25.554	10

17.	Bannu	27.736	8
18.	Lakki Marwat	24.000	32
19.	Swat	31.460	25
20.	Buner	19.900	5
21.	Shangla	9.222	1
22.	Chitral	34.474	7
23.	Dir Upper	22.660	19
24.	Dir Lower	30.941	17
25.	Malakand	23.500	15
Total:		600.000	318

Sd/xx
Technical Officer
O/O CE (North) PHED

Sd/xx
Director Design
O/O CE (West) PHED

Sd/xx
Chief Engineer (North)
PHED Peshawar

Sd/xx
Chief Engineer (South)
PHED Peshawar

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! دا سوال نمبر دے 4331، دې باره کښې جناب سپیکر صاحب! دا ټوټل 318 سکیمونه دی او چهه سو ملین دې ته پیسې کیښودلې شوی دی۔ درې ځایونو کښې ADP نمبر 214 او 213 او 210، خو سپیکر صاحب! اوسه پورې یوه روپئ نه ده ریلیز شوې، دا ئے ADP کښې ایښی دی ورته خو دا روپئ ریلیز نه دی شوی او دویم سپیکر صاحب! ما ضمنی سوال دا دے چې دوئ دا ضلعو کښې دا سکیمونه چا نه معلوم کړی دی، ایم پی اے نه ئے معلوم کړی دی، ایم این اے نه ئے معلوم کړی دی، ضلعی ناظم نه، چا نه مطلب دے دوئ دا سکیمونه لیکلی دی؟ مثلاً هنګو کښې دوئ لیکی چې دلته کښې مطلب دے دا شپږ سکیمونه دی یا اته سکیمونه دی۔ صوابئ کښې دومره دی، بونیر کښې دومره دی۔دا سکیمونه پبلک هیلتھ د چا نه د دې تفصیل اخلی؟ نو که منسټر صاحب وی نو چې لږ غوندې وضاحت اوکړی، مهربانی به ئے وی۔

جناب سپیکر: جی ستار صاحب۔ ہاں اس کے بعد آپ۔ ضمنی؟ سپلیمنٹری۔

جناب عبدالستار خان: سر! اس سوال میں جو (ب) جز ہے، اس کا جو جواب ہے Provision of funds for rehabilitation of disaster affected water supplies ADP

No.2010. یہ پورے صوبے کیلئے ہے۔ سر اس میں جو ہمارے Rehabilitation کے سیکٹر وائز پروجیکٹس ہیں، پلان ہے پورے خیبر پختونخوا کا، سیلاب میں اور زلزلے کے بعد ہمارے انفراسٹرکچر ٹوٹل مطلب، خاصکر ناردرن خیبر پختونخوا میں سڑکیں، واٹر سپلائیز، واٹر چینلز Badly damaged ہیں، ایک سال کے بعد PDMA کے ذریعے فنڈز ریلیز ہوا ہے، لیکن اس میں تقریباً 52 کروڑ روپے کوہستان میں سکیموں کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ غیر متعلق ہے، اس کے مطابق نہیں ہے، PDMA دوسرا ڈیپارٹمنٹ ہے، آپ پلیز ضمنی، سپلیمنٹری ہے ہو تو پھر کوئسچن کریں۔

جناب عبدالستار خان: سپلیمنٹری ہے سر! سپلیمنٹری، غیر متعلقہ نہیں ہے، سر! اس سے Related ہے، PDMA کے باقاعدہ جواب میں ہے، PDMA میں اس نے، انہوں نے جو جواب میں پورے صوبے کے متعلق سوال ہے اور اس میں Mentioned ہے۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: یہ آپ PDMA کی بات کر رہے ہیں، یہ PDMA کا نہیں ہے۔ سپلیمنٹری کوئسچن کریں ستار صاحب! پلیز۔

جناب عبدالستار خان: اس کے متعلق ہے، Related ہے، میرا کوئسچن جو ہے، (ب) جز میں (الف) کا جواب اگر اثبات میں ہو تو صوبے میں تمام ناکارہ سکیموں کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟ ایک سوال یہ تھا۔ اس کے جواب میں محکمہ نے لکھا ہے کہ Provision of funds for Rehabilitation of Disaster Affected water supplies in ADP

جناب سپیکر: ضمنی کوئسچن کریں، پلیز۔

جناب عبدالستار خان: کوئسچن یہ ہے میرا سر! کہ اس کا جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 4331۔

جناب عبدالستار خان: کوئسچن نمبر 4331، 4331 مفتی سید جانان کا۔

جناب سپیکر: ہاں جی، جی جی۔

جناب عبدالستار خان: سر! میں اسلئے یہ کہتا ہوں کہ یہ بہت بڑا سوال ہے، ہماری واٹر سپلائی سکیمیں پورے خیبر پختونخوا میں جو Rehabilitation میں تھیں، ان میں آج تک فنڈز ریلیز نہیں ہوا ہے، ریلیز ہوا ہے تو متعلقہ ڈی سیز نے چند سیاسی لوگوں کے ساتھ مل کر اس کو 2018 کے الیکشن کے مقاصد کیلئے خاص مخصوص پارٹی کے لوگوں کو دیا گیا ہے جو بہت بڑا اس صوبے میں، میں کہتا ہوں کہ، یہ میں آج Disclose کر رہا ہوں، اس صوبے میں بہت بڑا ایک فراڈ سامنے آیا ہے، لہذا میں گزارش کروں گا، یہ سوال بہت اہم ہے، آج تک جتنے بھی Rehabilitation کے فنڈز ہمارے مختلف علاقوں میں گئے ہیں، ایک پر بھی کام نہیں ہوا ہے، روڈز میں، واٹر سپلائیز میں، ایریگیشن میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں، کوئسچن کریں، تقریر نہ کریں، کوئسچن کریں۔

جناب عبدالستار خان: کوئسچن میرا یہی ہے سر! کہ یہ ڈی سی نے واٹر سپلائی سکیموں میں یہ فنڈ سیاسی رشوت کے طور پر غیر متعلقہ لوگوں کو کیوں دیا ہے؟ میرا سوال یہ ہے۔

جناب سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب، مشتاق غنی صاحب، آپ Respond کریں اس کو۔ یہ مفتی سید جانان کا جو کوئسچن ہے، اس کو Respond کریں، 4331۔

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم اطلاعات و تعلقات عامہ): 4331، سر! اس کا بڑی تفصیل کے ساتھ جواب آیا ہوا ہے اس کے ساتھ اور اس میں جو بھی سکیموں میں پرابلمز ہیں، یہ تو ایک فیصلہ ہو چکا ہے گورنمنٹ لیول پر کہ ان سب کی Rehabilitation کیلئے گورنمنٹ وہ کام کرے گی، خواہ وہ زلزلے میں ہوئی ہیں یا کسی اور وجہ سے ہوئی ہیں یا بعض جگہوں پر جیسے پہلا ایک سوال تھا اس میں پائپ ہی لوگ اکھاڑ کر لے گئے ہیں تو وہ ایسی سکیمیں گورنمنٹ ٹھیک کرے گی اور اس کا ارادہ ہم رکھتے ہیں ان شاءاللہ اور Soon اس کے اوپر ہم کوئی پالیسی لے کر آرہے ہیں جی۔

جناب سپیکر: جی جی، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: میں دوبارہ مشتاق صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، مشتاق صاحب میرا ایسا کوئی مقصد نہیں ہے، میرے خیال میں خان صاحب ایک مرتبہ پشاور آیا ہوا تھا، یا اس صوبے میں آیا ہوا تھا۔ اس نے شاہ فرمان صاحب کو بتا دیا کہ مجھے کسی بات کا اور آپ باتیں مت کریں۔ سارے پشتونوں کو صاف پانی دینا

ہے، ہمیں کسی بات کی ضرورت نہیں ہے، ہم نے دوسری بات نہیں سننی ہے۔ میرے خیال میں یہ سکیمیں جو دی ہیں، آپ ایک حلقے کے معتبر ایم پی اے ہیں، منسٹر ہیں اور یہ ہمارے دوسرے ساتھی ضلع کے ذمہ دار لوگ ہوتے ہیں، اگر آپ کو پتہ نہ ہو تو یہ سکیمیں کس نے دی ہیں، کس ایم این اے سے لی ہیں، کسی فرشتوں نے دی ہیں، کس نے یہ سکیمیں دی ہیں؟ اس کو کیا معلومات ہیں کہ میرے ضلع میں چار سکیمیں ناکارہ ہیں، ایبٹ آباد میں پانچ ناکارہ ہیں، لکی مروت میں دس ناکارہ ہیں، میرے خیال میں اگر اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے اور اگر آپ کی رضا شامل ہو، اگر آپ کی رضا شامل ہو تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی جی، منظور ہے جی؟

اراکین: منظور ہے۔

Mr. Speaker: Referred to the concerned Committee.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

3826 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر برائے آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام ضلع بونیر میں ضروری عملہ اپنے فرائض انجام دے رہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومتی پالیسی (Right man for the Right job) کے مطابق تمام موجود اہلکار اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع بونیر میں محکمہ کے زیر انتظام دفاتر اور سب ڈویژن میں کام کرنے والے اہلکاران کے نام اور عہدے کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ضلع بونیر میں محکمہ کے زیر انتظام دفاتر اور سب ڈویژن میں کام کرنے والے اہلکاروں کے نام اور عہدوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

4284 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بونیر یونین کونسل پاچا کلے کے گاؤں بٹئ میں واٹر سپلائی سکیم موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کئی سالوں سے غیر فعال ہے؛

(ج) اگر(الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو غیر فعال ہونے کی وجوہات کیا ہیں اور اس کو فعال بنانے پر کتنا خرچہ آئے گا نیز حکومت کب تک اسکو فعال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) آپریشن "راہ راست" کے دوران علاقے کے مکینوں کی ضلع بدری کی وجہ سے 2009 میں سکیم مذکورہ کو نقصان پہنچایا گیا، سامان اور پائپ وغیرہ نامعلوم افراد اکھاڑ کر لے گئے، اب اس سکیم کو فعال بنانے کیلئے 5.00 ملین روپے درکار ہیں۔ جہاں تک اس سکیم کو فعال بنانے کا تعلق ہے، موجودہ حکومت نہ صرف غیر فعال سکیموں کو فعال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، بلکہ پورے صوبے میں پینے کے پانی کی 100% فراہمی کیلئے ماسٹر پلاننگ پر کام جاری ہے تاکہ پانی سے محروم تمام علاقوں کیلئے ترجیحی بنیادوں پر سکیموں کی منظوری دی جاسکے اور غیر فعال سکیموں کو فعال بنایا جاسکے۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب!

مسئلہ استحقاق

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میرا سوال نمبر 4225 جو کہ ایک طویل عرصہ گزرنے کے باوجود مجھے اسمبلی کے فلور پر جواب نہیں ملا ہے جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالہ کیا جائے۔ نوازش ہوگی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The privilege motion is referred to the Committee concerned. Mufti Fazal Ghafoor, 4284, lapsed.

جناب سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب! Lapsed۔

جناب سپیکر: جی، میڈم!

محترمہ نگہت اورکزئی: شکر ہے جناب! میری باری بھی آئی۔ جناب! یہ ایک زراعت کے متعلق، ایگریکلچر کے متعلق ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے اور بہت ہی Important Point of order ہے کہ ہمارے پشاور میں ایک سبزی منڈی ہے جو انقلاب روڈ پر واقع ہے۔ سر! اس کے متعلق لوگ اخباروں میں احتجاج کر کر کے تھک گئے ہیں لیکن ابھی تک نہ توان کی مارکیٹ کمیٹی نے، نہ ڈی سی، نہ کمشنر اور نہ ہی میرا خیال ہے منسٹر، کے کانوں میں کسی قسم کی جوں تک نہیں رینگی ہے۔ مسئلہ یہ کہ یہاں پر جو گیٹ کی جو فیس ہے وہ چار سو روپے ہے۔ جو کہ سرکاری ریٹ ہے، وہ چار سو روپے ہے جبکہ چار سو کی بجائے یہاں پر 1500 روپے لئے جا رہے ہیں، جو کہ غیر قانونی ہے۔ اسی طرح تین سو روپے جو ہے، وہ ایک اور گیٹ کی انٹری فیس ہے جس پر کہ 400 روپے لئے جا رہے ہیں جو کہ یہ بھی غیر قانونی ہے۔ پھر ایک اور جگہ انٹری فیس جو ہے وہ 80 روپے ہے جبکہ وہاں پر 1200 روپیہ لیا جا رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ ایک کام کریں، اس پر Proper ایک کال اٹینشن نوٹس لے کر آئیں تاکہ اس کو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! وہ زندگی بھر نہیں آئے گا، ہماری اسمبلی ختم، یعنی 2018 میں ختم ہو جائے گی سر! میں بڑی ریکویسٹ سے آپ سے سوال کرتی ہوں، آپ چونکہ Custodian of the House ہیں، میرے ابھی بھی تین چار پانچ سوال پڑے ہوئے ہیں جی جس میں کہ میں آپ کو بتا دوں کہ میری ایک قرارداد پڑی ہوئی ہے جو کہ اتنی Important، دو قراردادیں، ایک کشمیر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میڈم زرین ضیاء، زرین ضیاء۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں، آگے، آگے بھی سن لیں ناں سر، سر! آگے بھی تو سن لیں ناں سر، پلیز سنیں ناں سر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، پوائنٹ آف آرڈر جو ہے ناں، وہ پوائنٹ آف آرڈر ہوتا ہے، آپ اگر کال اٹینشن لاتے ہیں تو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: دیکھیں، رنگ روڈ پر اور جی ٹی روڈ پر بھی جو لوگوں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، جب آپ کال اٹینشن لاتے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: چلیں، چلیں آپ کی مرضی ہے سر، میں تو آپ کیلئے جو Important Question، جو پوائنٹ آف آرڈر ہوتے ہیں وہ لے کر آتی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ ہاؤس کو اور عوام کو اس چیز کا پتہ چلے لیکن نہیں اگر آپ سننا چاہتے تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، میں تو کہتا ہوں کہ آپ کال اٹینشن اس کے اوپر لے کر آئیں۔ جی جی، میڈم۔

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر! جیسے میری معزز ممبر نے کہا ہے، چونکہ انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے اور پہلے سے یہ کوئسچن میں نہیں ہے تو یہ چونکہ ڈیپارٹمنٹ یا میرے نالج میں یہ بات ان کے ذریعے ابھی آئی ہے اور جیسے ہی میں ان کی ڈیپارٹمنٹل انکوائری کرا دیتی ہوں، اگر واقعی اس بات میں کوئی بھی حقیقت ہو کہ وہاں پر 400 ہے اور وہاں پر 1500 روپیہ لیا جا رہا ہے تو ان شاءاللہ پوری ڈیپارٹمنٹل ان کی، ایکشن ڈیپارٹمنٹ لے گا اور جو بھی اس میں ملوث لوگ ہوں گے، انہیں سزا دی جائے گی۔ جہاں تک انہوں نے کوڑا کرکٹ کی بات کی ہے تو ان شاءاللہ میں جلد ہی انہی کے نوٹس پر اچانک چھاپہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ماروں گی اور جو بھی وہاں پر ملوث پایا گیا تو وہ، مطلب اپنی سزا سے بچ نہیں سکے گا۔ میں فلور آف دی ہاؤس آپ کو Commit کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ فخر اعظم صاحب، فخر اعظم صاحب، فخر اعظم، فخر اعظم صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Sir, under ule 240, I beg to move that the rule 124 may be suspended and I may be allowed to present the resolution Sir.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member to adopt the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Please-----

قرارداد

جناب فخر اعظم وزیر: سر! ہر گاہ کہ Google Chrome جو کہ ہر موبائل فون پر موجود ہے اور آج کل نوجوان اس پر Porn Videos وغیرہ دیکھتے ہیں جو کہ اس کم عمری میں ان کیلئے تباہی اور ان کے اخلاق کو بگاڑ رہی ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ PTA کو ہدایت کرے کہ وہ ایسے سائٹس کو بند کرنے کیلئے اقدامات اٹھائیں جن پر Porn video وغیرہ دیکھے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اس پر دستخط کس کس نے کئے ہیں آپ کے ساتھ؟

جناب فخر اعظم وزیر: سر! اس پر سردار حسین بابک صاحب اور سردار اورنگزیب نلوٹھا، منور خان صاحب، محمد علی ایم پی اے، انیسہ زیب طاہر خیلی اور گل صاحب خان۔ سر! یہ جائنٹ ریزولیوشن ہے سر! اور یہ سر! بہت ہی ضروری ہے کیونکہ سر! آج کل نوجوانوں کیلئے بہت بڑی تباہی ہے سر! اور سر! یہ ہماری نوجوان نسل کو تباہ کر رہی ہیں سر، تو Kindly سر! اگر یہ حکومت فیڈرل گورنمنٹ سے سفارش کرے کہ وہ PTA کو ہدایت کرے پاکستان ٹیلی کمیونکیشن اتھارٹی کو کہ وہ جتنے بھی سائٹس ہیں، ان کو بند کرے کیونکہ سعودی عرب میں یہ چیز Already نافذ ہو چکی ہے سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میڈم! آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں اس میں، نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: اوکے سر! میرے نالج میں تو یہ نہیں تھی، اگر یہ مجھ سے ڈسکس کرتے تو شاید میں اس میں چھوٹی سی ترمیم لے آتی اور وہ ترمیم یہ ہے جناب سپیکر! کہ ہمارے سٹوڈنٹس جو ہیں جو کہ کالجز میں پڑھتے ہیں، ہر کمپنی نے ایک پیکج دیا ہوتا ہے، دس روپے کا اور تمام سٹوڈنٹس جو ہیں، جتنی بھی نوجوان نسل ہے، سر! وہ رات کو دس بجے سے لیکر اور صبح نو بجے تک وہ دس روپے کا ایک پیکیج لیتے ہیں اور اس میں ان کی چیٹ چاٹ ہوتی ہے، جس سے کہ صبح جب وہ اٹھتے ہیں تو وہ کالجز میں ان کو نیند آ رہی ہوتی ہے جس سے کہ ہمارے معاشرے میں بھی بگاڑ پیدا ہو رہا ہے اور جس سے ہماری پڑھائی بھی متاثر ہو رہی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم اس پر دوسری قرارداد لے آتے ہیں تاکہ مرکز کو ہم اور پی ٹی اے کو لکھ دیں اور اگر آپ اسی میں ترمیم کر کے، اگر اسی کو ایک ساتھ کر دیں تاکہ رات کے یہ پیکج کا جو سلسلہ ہے یہ ختم ہو جائے، کیونکہ یہ

رات کے پیکج کا سلسلہ آپ اور ہمارے جیسے Mature لوگ استعمال نہیں کرتے، کیونکہ ہم رات کو سوتے ہیں۔

جناب سپیکر: میڈم! وہ Separate issue ہے، وہ Separate issue ہے، میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔ منظور ہے جی، منظور ہے۔ منظور ہے بس، تھینک یو۔ جی جی، (مداخلت) ایک منٹ، 4252 یہ ڈیفر ہے، 4262 یہ بھی ڈیفر ہے، Withdrawn، (مداخلت) ایک منٹ میں آپ کی طرف توجہ کرتا ہوں، بالکل، 4257 ڈیفر، 4256، یہ Withdrawn، 4248 یہ ڈیفر ہے، Withdrawn جی، Sorry، اس کے بعد میڈم! آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی، جعفر شاہ صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر! میں دو باتیں کروں گا آپ کے گوش گزار اور ہاؤس کے سامنے لاؤں گا۔ ایک تو سر! یہ ہے کہ یہاں پر کل جو Agreement ہوا تھا، اس میں یہ ہوا تھا کہ Developmental schemes کے حوالے سے Speaker will constitute a committee of parliamentarians، جو پارلیمنٹری لیڈرز ہیں، اس کی ابھی تک اناؤنسمنٹ نہیں ہو سکی تو میں گزارش کروں گا کہ اس پر بھی آپ رائے دیں اور دوسری میں ایک اہم ایشو کی طرف حکومت کی توجہ آپ کی وساطت سے دلانا چاہتا ہوں، سر! وہ یہ کہ موجودہ حکومت کے ہیلتھ ریفارمز کے حوالے سے دو Important issue تھے، Health Institutional Reforms اور ہیلتھ کیئر کمیشن، ہیلتھ کیئر کمیشن میں یہ ہوا کہ وہاں پر غیر قانونی بھرتیوں کی نشاندہی کی گئی اور پھر اس کیلئے انکوائری کمیشن تشکیل دیا گیا، انکوائری کمیشن نے اپنی انکوائری بھی کی لیکن ابھی کافی عرصہ گزرا ہے لیکن اس انکوائری کے مطابق جنہوں نے لوگوں کو بھرتی کیا تھا، ابھی بھی انہیں پوسٹوں پر براجمان ہیں، اس انکوائری کمیشن پر ابھی تک عمل نہیں کیا گیا اور وہ لوگ میں کہوں گا کہ غیر قانونی طور پر تنخواہیں لیتے ہیں، پھر وہاں پر اس کیلئے جو انٹرویو ہوا، اس میں ایک بندے نے کوالیفائی بھی کیا اور اس کو Political Victimization کا شکار بنایا گیا، ڈاکٹر سعید صاحب کو اور وہ میرٹ پر بھی ہے اور فرسٹ میرٹ کی اس کے پاس پوزیشن ہے تو یہ کس طرح کے ہیلتھ ریفارمز ہیں؟ اگر اس میں اس طرح کی چیزیں ہوتی ہیں کہ اس کمیشن کی، ابھی تک جو غیر قانونی

بھرتیاں ہوئی ہیں، ان پر ابھی تک اس کی رپورٹ عام نہیں کی گئی، ان کو انکوائری کمیشن کی رپورٹ کے مطابق سزا نہیں دی گئی، جو بندہ انٹرویو میں فرسٹ پوزیشن پر آیا ہے، اس کو اسلئے نہیں لیا جا رہا ہے کہ اس کے Affiliations ہیں کسی پولیٹیکل پارٹی کے ساتھ، تو یہ میرے خیال میں بہت ظلم ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں جعفر شاہ صاحب، اس پر ایک کال اٹینشن لے کر لائیں، ہم اس کو Properly adjust کر لیں گے۔

جناب جعفر شاہ: نہیں سر! اس میں مشتاق غنی صاحب بتائیں ناں کہ اس میں کیا ہے؟

جناب سپیکر: مشتاق غنی کا اس کو پتہ ہے، مطلب ہے کہ اس کے پاس انفارمیشن نہیں ہیں، اچھا ہے کہ آپ کال اٹینشن لے کر آئیں۔

جناب جعفر شاہ: ایک مشتاق غنی صاحب آتے ہیں اور تو کوئی ہے نہیں سر!

جناب سپیکر: آپ کال اٹینشن لے کر آئیں، جعفر شاہ صاحب! آپ کی بات تو آ گئی ناں۔

جناب جعفر شاہ: یہ بہت Important issue ہے جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: اچھا یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں۔ الحاج صالح محمد صاحب 27 جنوری، Madam! Don't you worry الحاج ابرار حسین، فضل حکیم، امجد خان آفریدی، اعظم خان درانی، قربان علی خان، اعزاز الملک، سردار ظہور، میاں ضیاء الرحمان، عبدالکریم، اکرام اللہ گنڈاپور صاحب، سردار فرید، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، یہ ایک ریزولیوشن پاس کر لیں، اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں، آپ کو اور میڈم عظمیٰ کو، ایک منٹ جی، یہ ریزولیوشن، کس کس نے سائن کئے ہیں؟ پہلے تو Rule relax کیلئے ریکویسٹ، اور پھر ریزولیوشن کی ایک کاپی تو ہمیں دے دیں۔ محمد علی، جی جی، یہ ایجنڈا ابھی نہیں ہے، ابھی اس کے بعد۔۔۔۔

جناب محمد علی: شکریہ جناب سپیکر، میں ایوان کے سامنے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ایکس ایجنڈا آئٹم ہے جی، جی جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب محمد علی: شکریہ جناب سپیکر، میں اسمبلی کے سامنے ایک ریزولیوشن لانا چاہتا ہوں، رول 240 کے تحت 140 کو سسپنڈ کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members, to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Please.

جناب محمد علی: جناب سپیکر دا جائنټ ریزولیوشن دے، منسټر زمونږ د زکواة و عشر جبیب الرحمان سائن دے پرې او سردار اورنګزیب نلوټها صاحب، سردار حسین بابک صاحب، سکندرشیرپاؤ صاحب، مولانا لطف الرحمان صاحب او ټول اپوزیشن لیډرز، د هغوی سائن په دې باندې موجود دے۔

جناب سپیکر: پی ٹی آئی۔

جناب محمد علی: د پی ټی آئی د طرفه شوکت یوسفزئی صاحب دے، د پی ټی آئی د طرفه۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب محمد علی: دا یو بل ریزولیوشن دے۔ چونکه هغه مرکزی حکومت ته دے، په هغې باندې هم د پی ټی آئی نه اکبر ایوب صاحب دے، د مسلم لیګ نون نه دے۔ زمونږ ستار صاحب، د پیپلز پارټئ نه فخراعظم صاحب، د اے این پی نه جعفرشاه صاحب، د جمعیت علمائے اسلام نه زرین ګل صاحب۔

جناب سپیکر: اوکے، بسم اللہ۔

قراردادیں

<u>جناب محمد علی</u>: اچھا، بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ صوبہ خیبر پختونخوا کی صوبائی اسمبلی دستور پاکستان کے آرٹیکل 144 کے تحت سفارش کرتی ہے کہ مجلس شوریٰ، پارلیمنٹ رویت ہلال سے متعلق ایسی قانون سازی کرے جو صوبہ خیبر پختونخوا سمیت پاکستان کے تمام علاقوں میں نافذ العمل ہو۔

یو دا ریزولیوشن دے جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

<u>جناب محمد علی</u>: جزاکم اللہ۔ دا بل ریزولیوشن۔ رولز دې ته هم سسپینډ کړم که څه ؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی۔

<u>جناب محمد علی</u>: اچھا۔ اس قرارداد کے ذریعے صوبائی حکومت سے گزارش ہے کہ چونکہ سپریم کورٹ آف پاکستان کی واضح ہدایات پر مرکزی حکومت نے پورے ملک میں مارچ یا اپریل میں مردم شماری کا فیصلہ کیا ہے جو کہ خوش آئند ہے، یہاں یہ توجہ دلانا بھی ضروری ہے کہ پورے ملک میں کم و بیش ستر مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں اور خصوصاً خیبر پختونخوا میں بھی کم و بیش دس سے پندرہ زبانیں بولی جاتی ہیں جیسا کہ پشتو، ہندکو، کوہستانی، گوجری، چترالی، توروالی، گاوری، کوار وغیرہ، چونکہ مردم شماری میں مخصوص زبانوں کا ذکر کیا جاتا ہے جس سے چھوٹی زبانیں بولنے والی قومیں اپنی شناخت ظاہر کرنے سے محروم رہتی ہیں جو کہ بعد میں بڑا مسئلہ بنتا ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ آئندہ مردم شماری کے دوران فارم میں قوم کے خانے میں Others لکھ دیں تاکہ ہر قوم سے اور ہر زبان سے تعلق رکھنے والوں کو اپنی شناخت مل سکے۔ شکریہ جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

اچھا، بریک کرتے ہیں نماز کیلئے، نماز کیلئے بریک کرتے ہیں، پندرہ منٹ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Mufti Fazal Ghafoor, lapsed. Mr. Muhammad Sheeraz, lapsed.

خصوصی کمیٹی کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Next item No. 08, Sardar Aurangzeb Nalotha, item no, report-----

Sardar Aurangzeb Nalotha. On behalf of the Chairman, I beg to move that under sub-rule (1) of rule 185 of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, the time for presentation of the report of the Special Committee on the issue of regularization of employees of Khalifa Gul Nawaz Teaching Hospital Bannu, and Drug Inspectors, may be extended till date and I may be allowed to present the report, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to present the report of the Special Committee, in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted. Item No. 09 Sardar Aurangzeb Nalotha.

خصوصی کمیٹی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Sardar Aurangzeb Nalotha: On behalf of the Chairman, I beg to present the report of the Special Committee on Regularization of Employees of Khalifa Gul Nawaz Teaching Hospital Bannu and Drug Inspectors, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented. Item No. 10, Mr. Bakht Baidar.

جناب بخت بیدار: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں محکمہ انتظامیہ کے متعلق مجلس قائمہ نمبر 23 کی رپورٹ-----

جناب سپیکر: One minute, just one minute بخت بیدار صاحب! وہ موشن باقی ہے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، پلیز۔

خصوصی کمیٹی کی رپورٹ رپورٹ کا منظور کیا جانا

Sardar Aurangzeb Nalotha: I beg to move that the report of the Special Committee on Regularization of Employees of Khalifa Gul Nawaz Teaching Hospital Bannu and Drug Inspectors may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Committee may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ انتظامیہ کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10, Mr. Bakht Baidar.

جناب بخت بیدار: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں محکمہ انتظامیہ کے متعلق مجلس قائمہ نمبر 23 کی رپورٹ ایوان میں منظوری کے لئے پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Committee may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

یونیورسٹی ٹاؤن میں کمرشل سرگرمیوں کی بندش کے حوالے سے خصوصی کمیٹی برائے محکمہ بلدیات کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11, Mr. Muhammad Ali.

Mr Muhammad Ali: Thank you, Mr. Speaker! I, on behalf of the Chairman of Special Committee of Local Government, beg to move that the report of the Special Committee on issues of Closure of business activities in the University Town Peshawar, as presented in the House on 13th December, 2016 may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Committee may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted. Just one minute. ایک منٹ، میڈم عظمیٰ، میڈم عظمیٰ! اس کے بعد آپ۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر! اس اسمبلی میں 2016 میں Whistleblower act پاس ہوا تھا اور جو بذات خود تو بہت اچھا بل لگ رہا تھا اور امید تھی کہ حکومت اس سے تمام سسٹم کو Fair کر دے گی لیکن جناب سپیکر! جو واقعہ میں آپ کو بتانے جا رہی ہوں تو میرا خیال ہے کہ اس بل کی Zero percent implementation ہو رہی ہے بلکہ اس کو استعمال ہی نہیں کیا جا رہا۔ جناب سپیکر! ہیلتھ کیئر کمیشن بنایا گیا، ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی کا صرف نام تبدیل کر کے اس کو ہیلتھ کیئر کمیشن بنایا گیا اور جناب سپیکر! اس میں کچھ انٹرویوز کئے گئے۔ جناب سپیکر! انٹرویوز میں ایک ایمپلائی جو ڈپٹی ڈائریکٹر مینجمنٹ کی پوسٹ پر کام کر رہا تھا، اس نے ان انٹرویوز کی بے ضابطگیوں کے خلاف سیکرٹری صاحب کو ایک لیٹر لکھا کہ ہیلتھ کیئر کمیشن میرٹ کی Violation کر رہا ہے اور رولز کی خلاف ورزی کر رہا ہے، سیکرٹری صاحب کی مہربانی سے جناب سپیکر! وہاں ایک انکوائری کمیٹی بنتی ہے اور انکوائری کی جاتی ہے، انکوائری رپورٹ سامنے آتی ہے تو بے ضابطگیوں کا اس میں کلیئر کٹ اعتراف کیا جاتا ہے جناب سپیکر! کہ واقعی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں، یہ بھرتیاں کینسل کر کے اس پر دوبارہ کیں جائیں، لیکن جو ہیلتھ کیئر کمیشن ہے وہ ٹس سے مس نہیں ہو رہا ہے جناب سپیکر! کیونکہ وہ اٹانومس۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ اس طرح کریں اس پر ایک کال اٹینشن، دیکھیں یہ پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! ایک منٹ، یہ سر! کال اٹینشن غالباً آپ کے ٹیبل پر پڑا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا، پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا، آپ ایک کوئسچن لائیں یا کال اٹینشن، کال اٹینشن لے کے آئیں میں اس کو۔۔۔۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر! میں کال اٹینشن لاؤں گی۔

جناب سپیکر: اوکے، نہیں ابھی تو نہیں آیا ناں، ایجنڈے پر آجائے گا تو پھر دیکھیں گے۔ جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ کل جناب سپیکر صاحب! آپ کل موجود نہیں تھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں اس کال اٹینشن کو ایڈجسٹ کرلوں گا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! آپ کل موجود نہیں تھے اور یہاں پر تمام جو اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے پارلیمانی لیڈران نے ایک تجویز ہاؤس میں پیش کی تھی، جو ترقیاتی فنڈز ہیں ممبران کو نہیں مل رہے ہیں اور بالخصوص اپوزیشن ممبران کے ساتھ زیادتی ہے، اس حوالے سے سپیکر صاحبہ سے یہ ریکویسٹ کی تھی تمام پارلیمانی لیڈران نے کہ ایک کمیٹی اس ہاؤس کی بنائی جائے جو۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: میں نے آپ کو کہا ہے کہ آپ اس پر ایک کال اٹینشن لے کے آئیں، میڈم! اس طرح نہیں ہے جی، دیکھیں میڈم! آپ وہ، یہ اس طرح تو، مفتی جانان صاحب! کال اٹینشن آپ کی ایجنڈے پر ہے اس کا کوئی ایجنڈے پر نہیں ہے، وہ کہتا ہے کہ میں نے وہ کیا ہے اور کوئی ہے بھی نہیں، اس طرح رولز کے بغیر تو میں نہیں چلا سکتا (شور) نہیں وہ تو تقریر کرے گی، کال اٹینشن پر نہیں آئے گا تو کیا طریقہ ہوگا؟ چلو لے کے آئیں اس کو، کیا کریں جی، رولز کے مطابق نہیں چلائیں گے، بس اس کا طریقہ ہوگا، یہ کال اٹینشن نوٹس ہمیں جمع کروادیں، میں اس کو لے لوں گا جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تو جناب سپیکر صاحب! میں یہ بات کر رہا تھا کہ جس طرح ابھی سید جعفر حسین شاہ صاحب نے بھی بات کی ہے لیکن بہت دھیمے، دھیمے انداز میں انہوں نے بات کی ہے، میں سمجھتا ہوں سپیکر صاحب! اگر ہم اپنے حقوق کی بات اس فلور پر نہیں کریں گے تو کہاں پر کریں گے؟ کل بھی ہم نے یہ درخواست کی تھی سپیکر صاحبہ سے کہ اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بن جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بن جائے جو اپوزیشن کے پارلیمانی لیڈران اور حکومت کے پارلیمانی لیڈران ہوں یا منسٹر صاحبان ہوں کہ جو فنڈ کی تقسیم ہو رہی ہے جناب سپیکر صاحب! اپوزیشن کو بالکل دیوار کے ساتھ لگایا گیا ہے، کسی حلقے میں پچاس کروڑ روپیہ، کسی میں ایک ارب روپیہ، کسی میں دس کروڑ روپیہ اور کہیں پر ایک روپیہ بھی نہیں رکھا گیا ہے تو یہ ممبران صوبائی اسمبلی کے ساتھ جناب سپیکر

صاحب! زیادتی ہے، آپ کی موجودگی میں ہم نہیں سمجھتے کہ اپوزیشن یا حکومت کے کسی ممبر کے ساتھ زیادتی ہو، حکومت کے تو اپنے مسائل ہیں ہمیں حکومت سے کوئی غرض نہیں ہے، سارا فنڈ ایک منسٹر کو مل جائے، دو منسٹروں کو مل جائے یا کسی ممبر کو مل جائے لیکن اس سال کی اے ڈی پی کا جتنا فنڈ تھا، وہ ابھی تک اپوزیشن کے کسی ممبر کو ایک روپیہ نہیں دلائے، اسلئے کل ہم نے احتجاج کیا تھا اور ہم نے یہ ریکویسٹ کی تھی ڈپٹی سپیکر صاحبہ سے کہ ایک کمیٹی بنا دیں اور وہ اس کے اوپر بیٹھ کے تحقیقات کرے اور ایک Consensus پیدا کرے لیکن ڈپٹی سپیکر صاحبہ نے کمیٹی نہیں بنائی۔ آج ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ حکومت کو اس کا پابند سپیکر صاحب! بنایا جائے۔ یہ صوبائی حکومت کا فنڈ نہیں ہے، یہ وزراء کا فنڈ نہیں ہے، یہ صوبے کے ٹیکسز سے یہ فنڈ اکٹھا کیا جاتا ہے۔ ہم نے یہ تجویز دی تھی کہ یہ فنڈ اس طرح تقسیم کیا جائے، ڈویژن وائز تقسیم کیا جائے اس کو، اگر ڈویژن وائز نہیں کیا جاتا جناب سپیکر صاحب! میرا تعلق پاکستان مسلم لیگ نون سے ہے، کیا میرے حلقے کے اندر تحریک انصاف کے لوگ نہیں ہیں، جماعت اسلامی کے نہیں ہیں، پیپلز پارٹی کے نہیں ہیں، ان لوگوں کا کیا قصور ہے؟ اسی طرح دوسرے ممبران اسمبلی کے ساتھ بھی یہ زیادتی ہو رہی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک انصاف کی حکومت نہیں ہے، یہ تحریک بے انصاف کی حکومت ہے۔

جناب سپیکر: جناب مشتاق غنی صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور ہم اس کی مذمت کرتے ہیں، کیا سپیکر صاحب! یہ صرف۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم اطلاعات و تعلقات عامہ): جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم اطلاعات و تعلقات عامہ: جناب سپیکر! ان کو تحریک بے انصاف کی حکومت یہی پر نظر آئی ہے، ان کو پنجاب میں نظر نہیں آتا کہ جہاں تحریک انصاف کے ممبروں کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے، وہاں ان کو کونسے فنڈ زدیئے جاتے ہیں اور یہ جو بات کر رہے ہیں اسمبلی کا، ماحول وہاں بھی، اسلام آباد میں کل آپ لوگوں نے خراب کیا تھا، ہم نے خراب نہیں کیا تھا۔ آپ کے ایک بندے نے جا کے ان کے اوپر اٹیک کیا تھا۔ بات یہ ہے جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ سکورنگ نہ کریں، آپ اس کو تو بات کرنے دیں ناں۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم اطلاعات و تعلقات عامہ: جناب سپیکر! بات یہ ہے، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جس طرح، نہیں شیر از خان ایسی بات نہیں ہو گی، کل جو ہوا اسی کی بات کریں۔ آپ کونسا انصاف کر رہے ہیں کہ آپ ہم سے، ہم تو پھر بھی انصاف کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بات کرنے دیں، میں اجلاس ایڈ جرن کر دوں گا۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم اطلاعات و تعلقات عامہ: ہماری گورنمنٹ نے تو سب سے زیادہ آپ کو سکیمیں دی ہیں، آپ ریکارڈ اٹھا کے دیکھ لیں، گو نواز گو، پانامہ لیکس گو۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 pm of Monday afternoon, 20th February, 2017.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 20 فروری 2017ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

(نوٹ): اسمبلی سیکرٹریٹ کے اعلامیہ No.PA/Khyber Pkhtunkhwa/Bills/2017/4645 dated 31-01-2017 کے روسے 20 فروری 2017 تک ملتوی شدہ اجلاس بروز سوموار مورخہ 06 فروری 2017 دوپہر تین بجے طلب کیا گیا۔